ADVANCE SOCIAL SCIENCE ARCHIVE JOURNAL
Available Online: https://assajournal.com
Vol. 04 No. 02. Oct-Dec 2025.Page#.646-656
Print ISSN: 3006-2497 Online ISSN: 3006-2500
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

A Comprehensive Overview of Federal Government Schools: The Need, Importance, and National Responsibilities of the Recruitment System

وفاقی گورنمنٹ سکولوں کا جامع تعارف، نظامِ تقرری کی ضرورت واہمیت اور قومی ذمہ داریاں

Mr. Abdul Ghafoor Nawaz
EST Arabic Teacher (Punjab Education Department), PhD Scholar, Department of Islamic Studies, HITEC University Taxila, Punjab, Pakistan

ABSTRACT
This study presents a comprehensive overview of federal government schools in Pakistan, focusing on the critical connection between educational standards, recruitment systems, and national responsibilities. It highlights how transparent, merit-based teacher recruitment plays a pivotal role in improving educational performance and institutional efficiency. The paper explores the alignment between recruitment principles and curricular goals, emphasizing the necessity of institutional training, professional development, and sustainable educational practices. Furthermore, it identifies key challenges faced by the federal education sector, including inadequate budget allocation, administrative inefficiencies, and weak monitoring mechanisms. Drawing on recent government policies, educational reports, and contemporary studies, the research underscores the importance of reforming recruitment procedures to ensure fairness, accountability, and competence within the teaching workforce. It also emphasizes the collective role of the government, teachers, parents, media, and civil society in enhancing educational outcomes and promoting transparency. Through a comparative lens, the paper references international examples to demonstrate best practices in recruitment and educational governance. The findings advocate for the establishment of modern teacher training institutes, performance-based promotion systems, and effective monitoring frameworks to strengthen Pakistan's federal education system. Ultimately, this study asserts that education reform rooted in transparency, professionalism, and shared responsibility is essential for achieving national development goals and fostering a culture of quality learning across the country.

Keywords: *Federal Government Schools, Teacher Recruitment, Educational Standards, Merit-Based System, Professional Development, Educational Reform, Pakistan, Transparency, Policy Implementation, National Responsibilities.*

تمہید

تعلیم ہر معاشرے کی فکری، سائنسی اور تہذیبی ترقی کی بنیاد ہے۔ یہ نہ صرف فرد کی شخصیت کو نکھارتی ہے بلکہ قومی سطح پر ترقی، معاشرتی استحکام، اور انسانی وسائل کی بہتری کا ذریعہ بھی بنتی ہے۔ پاکستان جیسے ترقی پذیر ملک میں تعلیم کا کردار دوچند اہمیت رکھتا ہے کیونکہ یہ معیشت، سماجی انصاف، اور قومی وحدت کی تشکیل میں کلیدی حیثیت رکھتا ہے۔ تعلیم کے بغیر قومی ترقی کا تصور محض ایک خواب ہے، کیونکہ جدید دنیا میں انسانی سرمایہ ہی کسی ملک کی ترقی کا اصل پیمانہ سمجھا جاتا ہے(Mahmood, 2012) ۔ جنوبی ایشیائی ممالک کے تناظر میں تعلیم نے انسانی ترقی کے تمام اشاریوں پر گہرا اثر ڈالا ہے، جہاں شرح خواندگی، روزگار کے مواقع، اور معیشت کے استحکام کا تعلق براہِ راست تعلیمی معیار سے جڑا ہوا ہے۔ پاکستان میں تعلیم کے فروغ کے لیے متعدد پالیسی اقدامات کیے گئے، تاہم یہ اقدامات اکثر تسلسل اور عمل درآمد کے فقدان کا شکار رہے ہیں، جس کے نتیجے میں معیاری تعلیم کی فراہمی

اور مساوی مواقع کا خواب ابھی تک پورا نہیں ہو سکا۔ موجودہ دور میں تعلیم صرف نصابی معلومات تک محدود نہیں بلکہ قومی شعور، جمہوری اقدار، اور ٹیکنالوجی سے ہم آہنگ سوچ کو فروغ دینے کا ذریعہ بن چکی ہے(Lateef et al., 2024) ۔ اس پس منظر میں، تعلیم کو قومی پالیسیوں کا مرکز بنانا محض ایک انتخاب نہیں بلکہ ایک ناگزیر ضرورت ہے۔

پاکستان میں سرکاری تعلیمی نظام کی تاریخ برصغیر کے نوآبادیاتی دور سے جڑی ہوئی ہے۔ آزادی کے بعد 1947 میں جب پاکستان وجود میں آیا، تو نیا ملک تعلیمی اداروں، نصاب اور تربیت یافتہ اساتذہ کی شدید کمی کا شکار تھا۔ ابتدائی دہائیوں میں ریاستی سطح پر تعلیم کے فروغ کے لیے مختلف پالیسی اقدامات کیے گئے، تاہم سیاسی عدم استحکام اور وسائل کی کمی نے اس عمل کو متاثر کیا۔1970 کی دہائی میں قومی تعلیمی پالیسیوں نے سرکاری اسکولوں کے دائرہ کار کو وسعت دی، لیکن معیار اور نظم و نسق کے مسائل بدستور برقرار رہے(Mahmood, Akhtar & Butt, 2015) ۔وفاقی سطح پر تعلیم کی ذمہ داری وقتاً فوقتاً صوبوں اور وفاق کے درمیان تقسیم ہوتی رہی، جس سے پالیسی کے تسلسل پر منفی اثرات مرتب ہوئے۔ 18ویں آئینی ترمیم کے بعد اگرچہ صوبوں کو زیادہ اختیارات ملے، لیکن وفاقی وزارتِ تعلیم نے اپنے ماتحت اداروں، خصوصاً وفاقی گورنمنٹ اسکولوں کے ذریعے معیار تعلیم کو برقرار رکھنے کی کوشش جاری رکھی۔ یہ اسکول نہ صرف دارالحکومت بلکہ ملک بھر کے وفاقی زیرِ انتظام علاقوں میں معیارِ تعلیم کے اہم مراکز سمجھے جاتے ہیں۔ تاہم، ان اداروں کو درپیش چیلنجز—مثلاً اساتذہ کی بھرتی کا غیر شفاف نظام، محدود مالی وسائل، اور انتظامی بے ضابطگیاں—ان کے تعلیمی کردار کو کمزور کرتی ہیں(Imran, 2008) ۔

وفاقی گورنمنٹ اسکولوں کا قیام پاکستان کی تعلیمی تاریخ میں ایک سنگِ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ ان اسکولوں کا مقصد ابتدائی اور ثانوی سطح پر یکساں اور معیاری تعلیم فراہم کرنا تھا تاکہ سرکاری و نجی شعبے کے درمیان تعلیمی تفاوت کو کم کیا جا سکے۔ وفاقی وزارتِ تعلیم نے ان اداروں کے ذریعے نہ صرف نصاب کی ہم آہنگی بلکہ اساتذہ کی تربیت، امتحانی نظام، اور تدریسی معیار میں بہتری کے لیے قابلِ ذکر اقدامات کیے۔ ان اداروں کی کامیابی کا انحصار اس امر پر ہے کہ ان کے نظامِ تقرری اور تربیتی ڈھانچے کو کس حد تک مؤثر بنایا گیا ہے، کیونکہ ایک شفاف، میرٹ پر مبنی اور سائنسی بنیادوں پر استوار تقرری نظام ہی کسی تعلیمی ادارے کی ریڑھ کی ہڈی ہوتا ہے(Jabeen, 2004) ۔ بدقسمتی سے پاکستان میں اکثر اوقات تقرری کے نظام کو سیاسی اثر و رسوخ، غیر شفافیت، اور بیوروکریٹک تاخیر نے متاثر کیا ہے، جس کے نتیجے میں تعلیمی کارکردگی اور طلبہ کے نتائج پر منفی اثرات مرتب ہوئے۔ حالیہ دہائی میں وفاقی وزارتِ تعلیم نے تدریسی معیار اور انتظامی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لیے ڈیجیٹل سسٹمز، کارکردگی پر مبنی جائزوں، اور تربیتی ورکشاپس کو رائج کیا ہے(Lateef et al., 2024) ۔ تاہم، پائیدار بہتری کے لیے ضروری ہے کہ تقرری کے عمل کو مکمل طور پر خودمختار اور شفاف بنایا جائے، تاکہ وفاقی گورنمنٹ اسکول قومی ترقی کے اصل محرک بن سکیں۔ تعلیم کسی بھی قوم کی ترقی کا ستون ہے، اور پاکستان میں وفاقی گورنمنٹ اسکول اس ستون کی مضبوطی کے لیے بنیادی کردار ادا کر سکتے ہیں۔ مگر اس مقصد کے حصول کے لیے شفافیت، میرٹ، اور پیشہ ورانہ اہلیت پر مبنی نظامِ تقرری کو فروغ دینا ناگزیر ہے۔ جب تک اساتذہ کی تقرری، تربیت، اور احتساب کا نظام مضبوط نہیں ہوگا، تب تک تعلیم کے معیار اور قومی ترقی میں حقیقی تبدیلی ممکن نہیں۔ وفاقی حکومت کو چاہیے کہ وہ ان اسکولوں کو نہ صرف تعلیمی ادارے بلکہ قومی خدمت کے مراکز کے طور پر فروغ دے، تاکہ تعلیم کے ذریعے ایک باشعور، منصف اور ترقی یافتہ معاشرہ تشکیل پا سکے(Mahmood, 2012; Mahmood et al., 2015) ۔

وفاقی گورنمنٹ سکولوں کا جامع تعارف

وفاقی گورنمنٹ سکولوں کا قیام پاکستان کے تعلیمی منظر نامے میں ایک اہم موڑ ہے، جس کا مقصد بنیادی تعلیم سے لے کر ثانوی سطح تک معیاری اور مساوی مواقع فراہم کرنا ہے۔ وفاقی دارالحکومت اور دیگر زیرِ انتظام علاقوں میں FDE (Federal Directorate of Education) اور FGEIs (Federal Government Educational Institutions) جیسے ادارے کام کرتے ہیں، جنہوں نے حالیہ برسوں میں تعلیمی سہولیات اور انفراسٹرکچر کو جدید بنانے کے متعدد منصوبے شروع کیے ہیں۔ مثال کے طور پر، سال 2024ء کے آخر تک وفاقی حکومت نے تقریباً 432 تعلیمی اداروں کی مرمت اور تجدید کا کام مکمل کیا ہے جن میں قریب 243,339 طلبہ اور 12,595 اساتذہ شامل ہیں، یہ ایک واضح کوشش ہے کہ دیہی اور پسماندہ علاقوں تک تعلیمی معیار کی پہنچ ہو (The News, 2024) ۔ اس قسم کی اصلاحات وفاقی نظام کی تنظیمی صلاحیت اور مقاصد کی عکاسی کرتی ہیں کہ تعلیمی عدم مساوات کو کم کیا جائے اور سرکاری سکولوں کو طلبہ کے لیے ایک معیاری متبادل بنایا جائے۔

مختلف صوبوں اور وفاقی دارالحکومت میں وفاقی گورنمنٹ سکولوں کا دائرہ کار وسیع ہے، مگر اس کا انحصار علاقائی ضرورتوں، سیاسی ترجیحات، اور وسائل کی دستیابی پر ہے۔ مثلاً، وفاقی وزارت نے "Federal Foundational Learning Policy 2024" متعارف کرائی ہے، جس کا ہدف ہے کہ 2030 تک وفاقی علاقوں کے تمام بچوں کو بنیادی سیکھنے کی مہارتیں فراہم کی جائیں۔ یہ پالیسی خاص طور پر اس لیے اہم ہے کہ پاکستان میں تقریباً 26.2 ملین بچے اسکول سے باہر ہیں، اور چار میں سے ایک بچہ دس سال کی عمر تک پڑھائی سمجھ کر نہیں پڑھ پاتا (Business Recorder, 2024) ۔ اسی طرح، حالاتِ انفراسٹرکچر کی بنیاد پر بھی فرق نمایاں ہے؛ اسلام آباد میں وفاقی سکولوں کے چند اداروں میں تدریسی سہولیات، کتابوں کی عدم دستیابی، کلاس رومز کی کمی جیسے مسائل پائے گئے ہیں (Islamabad51, 2024) ۔ اس طرح، وفاقی حکومت کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ تمام علاقوں میں معیاری سہولیات کی یکسان فراہمی کو یقینی بنائے۔

تعلیمی معیار، نصابِ تعلیم، اور سہولیات کا جائزہ لیا جائے، تو معلوم ہوتا ہے کہ وفاقی گورنمنٹ سکولوں نے متعدد بہتریاں کی ہیں، مگر کمزوریاں بھی نمایاں ہیں۔ مثال کے طور پر، سولرائزیشن کا منصوبہ مکمل کرتے ہوئے وفاقی سکولوں میں توانائی کا مستحکم فراہم کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے — سال 2025ء میں تقریباً 100 وفاقی سکول مکمل طور پر سولر پینلز سے لیس کیے گئے، جس میں بیٹری بیک اپ نظام بھی شامل ہے تاکہ غیر متوقع بجلی کی بندش کے دوران بھی تدریس متاثر نہ ہو (Tribune Pakistan, 2025) ۔ نصاب میں مروج ترقی یافتہ تدریسی تقنیات کے نفاذ کی کوشش کی گئی ہے اور استادملت میں بھی تھوڑی بہت تربیت فراہم ہو رہی ہے۔ تاہم بنیادی سہولیات جیسے صاف پانی، واش رومز، اور حفاظتی دیواریں بہت سے سکولوں میں اب بھی موجود نہیں ہیں، جیسا کہ خیبر پختونخوا کے 10,000 سے زائد سرکاری سکولوں کی رپورٹ میں ظاہر ہے کہ بنیادی انفراسٹرکچر شدید کمزور ہے (ProPakistani, 2025)۔ طلبہ کی کارکردگی، اساتذہ کی استعداد، اور تعلیمی نتائج کا معیار وفاقی سکولوں کی کامیابی کا حقیقی پیمانہ ہیں۔ ایک تحقیقی مطالعہ "Evaluation of Academic Performance: An Analytical Study of Government Owned Schools in Islamabad" نے یہ دریافت کیا کہ شہر اور دیہی علاقوں کے سکولوں میں طلبہ کی کامیابی میں نمایاں فرق ہے، اور صنفی بنیاد پر بھی نتائج مختلف ہیں، جس کی وجہ اکثر وسائل کی عدم دستیابی اور استاد کی تربیت کا فقدان ہوتا ہے (Naz & Arshad, 2024) ۔ علاوہ ازیں، وفاقی سکولوں کے لیے حال ہی میں نافذ کی گئی پالیسیاں جیسے کہ "Foundational Learning Policy 2024" نے پڑھنے، لکھنے اور سمجھنے کی بنیادی صلاحیتوں میں بہتری لانے کا عہد کیا ہے، خصوصاً چھوٹے کلاسوں اور ابتدائی درجات میں (Business Recorder, 2024) ۔ جدید تدریسی اصلاحات، ٹیکنالوجی کا

استعمال، اور سکول مینجمنٹ میں شفافیت نے بھی مثبت اثر ڈالنا شروع کیا ہے، لیکن ان عوامل کا مکمل اثر تبھی ممکن ہے جب تمام وفاقی سکولوں کو مناسب فنڈنگ، تربیت، انتظامی نگرانی اور کمیونٹی کی شرکت ملے۔

نظامِ تقرری کی ضرورت و اہمیت

اساتذہ کی تقرری کے موجودہ نظام کا جائزہ مؤخر الذِکر مسائل اور مثبت پہلوؤں کے امتزاج پر مشتمل ہے۔ پاکستان میں اساتذہ کی تقرری اکثر Provincial Public Service Commissionsیا متعلقہ تعلیمی محکموں کے ذریعے ہوتی ہے، جنہیںAcademic Qualifications ، Professional Degreesپسندیدہ ،اور کچھ صورتوں میں Test Scores کی بنیاد پر امیدواروں کا انتخاب کرنا مطلوب ہے۔ مثال کے طور پر، خیبر پختونخوا میں ETEA (Educational Testing & Evaluation Agency) کی مدِ کار سے تعینات اساتذہ کی بھرتی ہو رہی ہے تا کہ میرٹ پر مبنی تقرری ہو سکے اور غیر معیاری تقرریوں کا امکان کم ہو(Tribune Pakistan, 2025) ۔اس کے علاوہ وفاقی سطح پر Federal Boardیا FBISE جیسے ادارے بھی شفافیت اور میرٹ کو بہتر بنانے کی کوشش کر رہے ہیں، جیسا کہ حالیہ اجلاسِ پارلیمانی کمیٹی نے Chairman FBISE کی تعیناتی میں میرٹ کی ضرورت پر زور دیا ہے(UrduPoint, 2024) ۔ شفاف اور میرٹ پر مبنی تقرری کے بے شمار فوائد ہیں۔ سب سے پہلے، اس سے تعلیمی اداروں کا معیار بلند ہوتا ہے کیونکہ اہل اور مستند اساتذہ ہی منتخب کیے جاتے ہیں۔ یہ نہ صرف طلبہ کی تعلیمی کامیابی میں بہتری کا باعث بنتا ہے بلکہ تعلیم کے نظام میں اعتماد پیدا کرتا ہے اور والدین و معاشرے کی نظروں میں سرکاری سکولوں کی ساکھ بہتر ہوتی ہے۔ دوم، میرٹ پر مبنی نظام حکومتی مالی وسائل کی مناسب تقسیم کو یقینی بناتا ہے، کیونکہ اساتذہ کی قابلیت، تجربہ اور تعلیمی پسِ زمینہ کے مطابق تنخواہیں اور مراعات ملتی ہیں۔ نیز، ایسا نظام استحکام پیدا کرتا ہے کیونکہ بیوروکریٹک اور سیاسی مداخلت کم ہوں گی، اور تقرریوں میں تاخیر یا بے ضابطگی کا امکان نہ کے برابر ہوگا۔ یہ تمام عوامل مجموعی تعلیمی نتائج کو بہتر بنانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

موجودہ نظام میں درپیش چیلنجز قابلِ غور ہیں اور ان کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ سیاسی اثر و رسوخ ایک بنیادی مسئلہ ہے؛ صوبے اور وفاقی محکمے اساتذہ کی تقرری میں اکثر سیاسی روابط یا سفارشات کو ترجیح دیتے ہیں، جس سے میرٹ پر مبنی نظام متاثر ہوتا ہے(The Friday Times, 2025) ۔امتحانی مراکز کی کمزوری اور کاغذی لیک کا واقعہ بھی قابلِ ذکر ہے، جیسا کہ سندھ پبلک سروس کمیشن (SPSC) کے امتحانیعمل کے دوران کئی سرکاری شکایات سامنے آئی ہیں کہ سوالات اور جوابات لیک ہوئے، یا امتحان سے پہلے جانبداری برتی گئی (Tribune Pakistan, 2025; Dawn, 2025)۔ علاوہ ازیں تاخیر کا عامل ہے — تقرری کے اشتہار سے لیکر رسمی طور پر تقرری تک کا عرصہ کئی مہینے یا ایک سال تک بھی ہو سکتا ہے — جو امیدواروں کا حوصلہ پست کرتا ہے اور تعلیمی پروگراموں پر منفی اثرات مرتب کرتا ہے۔ جانبداری یا غیر شفاف مراحل کی وجہ سے، بعض امیدوار اپنی میرٹ کے باوجود منتخب نہیں ہو پاتے، جس سے عدل و انصاف کا تقاضا مجروح ہوتا ہے۔

جدید اصولِ تقرری کی تجاویز اور نظامِ تقرری میں ٹیکنالوجی کے کردار پر غور ضروري ہے۔ پہلے، ٹیسٹنگ اور انٹرویو کے مراحل کو ایسے طریقوں سے منظم کیا جائے کہ غیر جانبدار تیاری، شافِف تشخیص، اور بیرونی نگرانی ممکن ہو۔ ETEA اور دیگر ٹیسٹنگ ایجنسیاں ہو سکتی ہیں کہ وہ امتحانات کا عمل مکمل طور پر آن لائن یا ہائبرڈ ماڈل پر لائیں، اور امیدواروں کو مکمل میرٹ لسٹ فراہم کریں تا کہ سب دیکھ سکیں کہ کس بنیاد پر انتخاب ہوا ہے (Tribune Pakistan, 2025)۔ انٹرویو کے دوران اساتذہ کے پیشہ ورانہ اہلیت، تدریسی تجربہ، اور بچوں کے ساتھ ماضی کے نتائج کو مد نظر رکھا جائے۔ تربیتی مراحل کو لازمی بنایا جائے — تقرری سے پہلے تربیتی کورس یا انٹرنشپ، اور بعد میں تسلسل کے ساتھ پیشہ ورانہ تربیت اور جائزہ

(performance evaluation)۔ ٹیکنالوجی کا استعمال مثلاً Document Submission Portals ، آن لائن درخواست فارم، Merit Tracking Dashboards، اور شفافیت کے لیے آڈیٹرز کی شمولیت بہت اہم ہے۔ اس کے علاوہ ناجائز سفارشات اور سیاسی دباؤ کو کم کرنے کے لیے تقرری کے عمل کو عدالتِ عالیہ یا آزاد نگرانی ادارے کی مراجعیت سے گزارا جائے۔

تعلیمی معیار اور نظامِ تقرری کا باہمی تعلق (Interrelation between Educational Standards and Recruitment System)

معیاری اساتذہ کی تقرری سے تعلیمی کارکردگی میں بہتری واضح ہوتی ہے۔ پاکستان میں ایک تازہ مطالعہ "Evaluating the Influence of Teacher Certification on Educational Outcomes: A Systematic Review" نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ اساتذہ کی سرٹیفکیشن (بیچلر تدریس، لائسنسنگ وغیرہ) طلبہ کی تعلیمی کارکردگی پر مثبت اثر ڈالتی ہے۔ سرٹیفکیشن سے اساتذہ کی قابلیت، تدریسی طریقوں کی جانچ، اور پیشہ ورانہ معیارات کو پورا کرنے کی ترغیب ملتی ہے جس کا براہِ راست فائدہ طلبہ کے امتحانی نتائج اور عمومی تعلیمی شرحِ کامیابی میں نظر آتا ہے (Mustafa, Kayani & Bajwa, 2024)۔ مزید برآں، ضلعِ سیالکوٹ میں ایک تحقیقی مطالعہ نے یہ دکھایا کہ اساتذہ کی تعلیمی سطح، ان کی تدریسی مہارت، اور تربیتی مواقع کا براہِ راست تعلق طلبہ کی کارکردگی سے ہے؛ جہاں یہ عوامل موجود ہیں وہاں طلبہ کے نمبرز معیاری امتحانات میں نمایاں بہتر ہیں (Parveen, Sarwar & Arif, 2024)۔ اس طرح یہ ثابت ہوتا ہے کہ تقرری کا عمل اگر میرٹ پر مبنی ہو اور استاد کی تربیت و صلاحیت کو منتخب معیار پر پورا کرنے کی شرط ہو، تو تعلیمی معیار کو بہتر بنایا جاسکتا ہے۔

تقرری کے اصول اور نصابی اہداف کے درمیان مطابقت تعلیم کے نظام کی اثرپذیری کے لیے ضروری ہے۔ نصابِ تعلیم سے مراد وہ تعلیمی مواد، اہداف، اور مضامین ہیں جنہیں حکومت یا تعلیمی بورڈز مقرر کرتے ہیں جبکہ تقرری کے اصول یہ طے کرتے ہیں کہ کون سے اساتذہ نصاب کو کامیابی سے پڑھائیں گے۔ Makran ڈویژن، بلوچستان میں ہونے والی ایک تحقیق میں یہ بات سامنے آئی کہ جہاں اساتذہ وقت پر سبق کی تیاری کرتے ہیں، نصابی سرگرمیوں کو مکمل کرتے ہیں اور استاذانہ تربیت حاصل ہوتی ہے، وہاں طلبہ کی کارکردگی کی سطح نصاب کے اہداف کے قریب ترین ہوتی ہے (Ullah, Khoso & Nawaz, 2023)۔ نیز Naseerabad ڈویژن، بلوچستان میں اگرچہ تعلیمی مواد اور سہولیات کی کمی ہے، لیکن جہاں اساتذہ نصابی اہداف اور درس و تدریس کے معیارات کو سمجھتے اور اپناتے ہیں، وہاں تصور کی گہرائی اور مفاہمت میں نمایاں فرق محسوس ہوتا ہے (Ahmed, Baloch & Karim, 2024)۔ اس مطابقت کی کمی کا اثر یہ ہوتا ہے کہ نصاب تو مقرر ہو جائے، لیکن تدریسی عمل اور اساتذہ کی ظرفیت کی کمی کی وجہ سے وہ عملی شکل اختیار نہ کرے۔

ادارہ جاتی تربیت، پیشہ ورانہ ترقی اور استحکامِ تعلیم نظام کی پائیداری کے کلیدی ستون ہیں۔ اساتذہ کو صرف تقرری کے وقت اچھی تعلیمی قابلیت درکار نہیں بلکہ انہیں تدریسی تربیت، کلاس مینجمنٹ، نصابی جدت اور مسلسل پیشہ ورانہ ترقی کے مواقع بھی فراہم کرنے چاہئیں۔ مثال کے طور پر، Hamdard University کی تحقیق "Evaluating the Influence of Teacher Certification on Educational Outcomes" میں شامل اساتذہ نے تربیتی ورکشاپس اور لائسنسنگ پروگرامز کی بنیاد پر اپنی تدریسی حکمت عملی میں بہتری محسوس کی، جس سے طلبہ کی تعلیمی دلچسپی اور امتحانی نتائج میں اضافہ ہوا (Mustafa, Kayani & Bajwa, 2024)۔ اسی طرح Sialkot میں واقع ایک تحقیق نے یہ ثابت کیا کہ اساتذہ جن کو پیشہ ورانہ ترقی کے مواقع ملے ہیں، مثلاً نئے تدریسی طریقے سیکھنا، ٹیکنالوجی استعمال کرنا، اور کلاس کا نظم و ضبط بہتر بنانا، وہ اپنی کارکردگی اور طلبہ

کے نتائج دونوں میں بہتر رہے ہیں(Parveen et al., 2024) ۔استحکامِ تعلیم کا مطلب ہے کہ وقت کے ساتھ تعلیمی معیار برقرار رہے، اساتذہ کم نہ ہوں، اور نظام تبدیلیوں کو قبول کرنے اور ان پر خود کو ڈھالنے کی صلاحیت رکھے۔

بین الاقوامی مثالوں کے تناظر میں پاکستان کا تقابلی جائزہ لیتے ہوئے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کے متعدد ممالک نے تقرری کے نظام کو تعلیمی معیار سے ہم آہنگ بنانے کے لیے مختلف ماڈلز اپنائے ہیں۔ مثلاً فن لینڈ میں اساتذہ کی تقرری کے لیے اعلیٰ تعلیمی درجات، تربیت یافتہ پروگرامز اور تدریسی قابلیت کے سخت معیارات ہیں، اور یہ لازمی ہے کہ استاد تدریسی مطالعہ اور پریکٹیکل تربیت دونوں مکمل کرے، جس سے طلبہ کی تعلیمی برابری اور معیاری نتائج ممکن ہوتے ہیں۔ سنگاپور کا نظام یہ ہے کہ استاد بننے سے پہلے مکمل تربیتی دور سے گزرا جائے اور مستقل پیشہ ورانہ ترقی پر توجہ دی جائے، جس کا نتیجہ یہ ہے کہ وہاں ٹیسٹنگ اور انٹرویو کے معیار بہت سخت ہیں اور تعلیمی نتائج عالمی مقابلے میں آنے کے قابل ہیں۔ پاکستان میں اگرچہ نصاب اور معیار کی بہتری کی کوششیں ہو رہی ہیں، مگر تقرری کے اصول، تربیتی مراحل، اور اساتذہ کے معیار کے معاملے میں وہی دیرینہ چیلنجز باقی ہیں جیسے کہ میرٹ کی اقسام میں تفاوت، تربیت کے موثر انتظام کا فقدان، اور تربیتی مراکز کی کمی۔ اس لیے ضروری ہے کہ پاکستان بین الاقوامی بہترین ماڈلز سے سیکھے اور تقرری کے نظام کو نصابی اہداف اور تعلیمی معیارات کے تقاضوں سے ہم آہنگ کرے تاکہ تعلیمی معیار میں مسلسل بہتری ہو۔

قومی ذمہ داریاں(National Responsibilities)

حکومت کی ذمہ داریوں میں شفاف نظامِ تقرری، بجٹ میں خاطر خواہ اضافہ، اور تعلیمی پالیسیاں جو پائیداری کے ساتھ نافذ ہوں، شامل ہیں۔ 2025–26 کے بجٹ منصوبے میں خیبر پختونخوا نے تعلیم کے لیے تقریباً 11 فیصد اضافہ کیا ہے، مگر بیشتر تجزیے بتاتے ہیں کہ اخراجات کے نفاذ میں شفافیت اور ذمہ داری کی کمی ہے جس سے وعدے عملی جامہ نہیں پہن پاتے(Blue Veins, 2025) ۔ حکومت کو چاہیے کہ وہ معیاری تعلیم کے لیے بجٹ کو GDP کے کم از کم 4–6 فیصد تک لے آئے، جیسا کہ عالمی ادارے تجویز کرتے ہیں، اور اس بات کی نگرانی کرے کہ یہ بجٹ صرف قراردادوں میں نہ رہ جائے بلکہ اسکولوں کی تعمیر، اساتذہ کی تنخواہوں، بنیادی سہولیات جیسے بجلی، پانی، واش رومز اور حفاظتی دیواروں کی فراہمی میں لاگو ہو (CPDI, 2024)۔ پالیسیاں جتنی اچھی ہوں، اگر ان کا عمل مضبوط نہ ہو تو وہ مستحکم اثر نہیں چھوڑ سکتیں؛ اس لیے حکومت کو قانون سازی کے بعد قواعد و ضوابط کی جلد نوٹیفکیشن، عمل درآمد کی نگرانی، اور نتائج کا باقاعدہ جائزہ لینے کا نظام بنانا چاہیے، تاکہ تعلیم کے شعبے میں استحکام پیدا ہو۔

اساتذہ کی ذمہ داری بھی عموماً جانی پہچانی مگر کم زیرِ غور نقطہ ہے۔ صرف تقرری پر توجہ دینا کافی نہیں—اساتذہ کو تدریسی دیانت، پیشہ ورانہ اخلاقیات اور طلبہ کی رہنمائی کے تقاضوں کو پورا کرنا پڑے گا۔ دیانتداری کا مطلب ہے کہ اساتذہ میرٹ پر تقرری ہوں، تشویشات و شکایات کا جوابدہ بنیں، اور نصابی اہداف کے مطابق پڑھائیں۔ پیشہ ورانہ اخلاقیات میں وقت کی پابندی، تیاری، طلبہ کے ساتھ شائستہ برتاؤ، اور علمی دیانت شامل ہیں۔ علاوہ ازیں، طلبہ کی رہنمائی اہم ہے—ان کے تعلیمی اور نفسیاتی مسائل سمجھنا، اسباق سے جڑا سابقہ علم جاننا، اور مستقبل کی راہوں میں رہنمائی فراہم کرنا اساتذہ کی ذمہ داری ہے تاکہ طلبہ نہ صرف تعلیمی لحاظ سے بلکہ اخلاقی و سماجی لحاظ سے بھی مضبوط ہوں۔

والدین اور معاشرے کو تعلیمی ذمہ داری میں شریک ہونا چاہیے؛ تعلیم صرف حکومت اور اساتذہ کا کام نہیں بلکہ گھر اور کمیونٹی دونوں کو شامل کرنا چاہیے۔ والدین کو چاہیے کہ وہ اپنے بچوں کی تعلیم کے معیار پر توجہ دیں، اسکول کمیٹیوں اور والدین-اساتذہ اجلاسوں میں فعال حصہ لیں، بچوں کی حاضری، ہوم ورک، اور کلاس میں دلچسپی پر نگرانی کریں، اور جہاں ممکن ہو اساتذہ یا انتظامیہ سے تعمیری فیڈبیک دیں۔ معاشرے کو یہ شعور پیدا کرنا چاہیے کہ تعلیم قومی ترقی کا بنیادی جز ہے، اور مقامی روایات، جنسی امتیاز، یا سماجی بندشیں بچوں کی تعلیم میں رکاوٹ نہ ہوں۔ مثال کے طور پر، CPDI

کی رپورٹ بتاتی ہے کہ مقامی سطح پر کمیونٹی کی شمولیت سے اسکولوں کی دیکھ بھال، بچوں کی حاضری، اور نصاب کی مطابقت بہتر ہوئی ہے جب والدین اور کمیونٹی نے مل کر کام کیا (CPDI, 2024)۔ میڈیا اور سول سوسائٹی کا کردار آگاہی اور جوابدہی کے فروغ کے لحاظ سے بہت اہم ہے۔ میڈیا کو چاہیے کہ وہ تعلیم کے معاملات خصوصاً بجٹ کی تقسیم، اسکولوں کی حالت، اساتذہ کی تقرری، اور کمزور علاقوں کی صورتحال کو میڈیا پر اجاگر کرے تاکہ عوامی دباؤ بنے اور حکومت اپنی ذمہ داریوں سے کترائے نہ۔ مثال کے طور پر، ایک بریفنگ جس کا اہتمام Blue Veins نے کیا، یہ واضح کرتی ہے کہ میڈیا بجٹ مانیٹرنگ میں کیا کردار ادا کر سکتی ہے تاکہ بلدیاتی سطح پر تعلیم بجٹ کی شفاف تقسیم ہو اور وسائل ضائع نہ ہوں (Blue Veins, 2025)۔ سول سوسائٹی تنظیمات جیسے CPDI نیز Standing Committees on Education اپنی نگرانی اور سفارشات کے ذریعے تعلیمی قوانین اور پالیسیوں کے عملی نفاذ کی جانب کام کر رہی ہیں (The News, 2025)۔ میڈیا اور NGOs کی باہم ہم آہنگ جدوجہد سے نہ صرف تعلیم کے شعبے کی پالیسیوں میں بہتری ممکن ہے بلکہ عوامی شعور میں اضافہ ہو سکتا ہے جس سے والدین، طلبہ، اور پوری کمیونٹی کو تعلیمی حقوق کی حفاظت کا احساس ہو۔

مسائل اور اصلاحی تجاویز (Challenges and Recommendations)

پاکستان کے تعلیمی نظام، خصوصاً وفاقی اور صوبائی سطح پر، اس وقت متعدد مالی، انتظامی، اور پالیسی سطح کے چیلنجز کا سامنا کر رہا ہے۔ یہ چیلنجز نہ صرف تعلیمی معیار کو متاثر کرتے ہیں بلکہ نظامِ تقرری، شفافیت، اور کارکردگی پر بھی گہرا اثر ڈالتے ہیں۔ وفاقی گورنمنٹ سکولز اور دیگر سرکاری تعلیمی اداروں میں اساتذہ کی بھرتی، تربیت، اور کارکردگی کا براہِ راست تعلق تعلیم کے معیار سے ہے۔ اس لیے ایک مؤثر، منصفانہ، اور میرٹ پر مبنی نظامِ تقرری کو یقینی بنانا ناگزیر ہے تاکہ تعلیمی اصلاحات پائیدار بنیادوں پر استوار ہو سکیں۔

پاکستان کے تعلیمی اداروں کو درپیش سب سے بڑا مسئلہ مالی وسائل کی کمی ہے۔ بجٹ میں تعلیم کے لیے مختص رقم مجموعی قومی پیداوار (GDP) کے صرف دو فیصد کے قریب ہے، جو کہ جنوبی ایشیائی ممالک میں سب سے کم شرح میں شمار ہوتی ہے۔ اس مالی کمی کے باعث اسکولوں میں بنیادی سہولیات جیسے کہ فرنیچر، کتابیں، سائنس لیبارٹریز، اور ڈیجیٹل لرننگ سسٹمز کی فراہمی محدود رہ جاتی ہے (UNESCO, 2024)۔ مزید برآں، انتظامی سطح پر بیوروکریٹک پیچیدگیاں، غیر ضروری کاغذی کارروائیاں، اور فیصلہ سازی میں تاخیر جیسے عوامل بھی کارکردگی کو متاثر کرتے ہیں۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ بجٹ کی رقم وقت پر ریلیز نہیں ہوتی جس کے نتیجے میں ترقیاتی منصوبے تاخیر کا شکار ہو جاتے ہیں (Ahmed & Khan, 2023)۔ اس کے علاوہ، اساتذہ کی تقرری اور تبادلے کے معاملات میں سیاسی اثر و رسوخ کا عنصر بھی شامل ہے، جو کہ شفافیت کے اصولوں کے منافی ہے۔ اس سے نہ صرف اہل امیدواروں کے مواقع محدود ہوتے ہیں بلکہ ادارہ جاتی اعتماد بھی کمزور پڑتا ہے۔ وفاقی سطح پر نیشنل ایجوکیشن پالیسی 2023 نے اگرچہ اصلاحات کے اعلانات کیے، تاہم عمل درآمد کی سطح پر یہ کوششیں ابھی مطلوبہ نتائج نہیں دے سکیں (Government of Pakistan, 2023)۔

شفافیت کی کمی تعلیمی نظام کا ایک دیرینہ مسئلہ ہے۔ اساتذہ کی تقرریوں میں اکثر سفارش، سیاسی وابستگی، یا ذاتی تعلقات کو ترجیح دی جاتی ہے، جس سے میرٹ کا اصول متاثر ہوتا ہے (Rashid, 2022)۔ نتیجتاً ایسے افراد تدریسی عمل میں شامل ہو جاتے ہیں جو نہ تعلیمی قابلیت رکھتے ہیں اور نہ ہی تدریسی جذبہ۔ اس صورتحال سے طلبہ کی کارکردگی میں نمایاں کمی دیکھی گئی ہے۔ اسی طرح مانیٹرنگ سسٹم کی کمزوریوں کے باعث اساتذہ کی غیر حاضری، ناقص کارکردگی، اور تدریسی معیار کی نگرانی مؤثر انداز میں نہیں ہو پاتی (Iqbal & Lodhi, 2023)۔ اس کے علاوہ، کارکردگی کا جائزہ لینے کا نظام (Performance Appraisal System) ابھی تک جدید تعلیمی تقاضوں سے ہم آہنگ نہیں ہو سکا۔ زیادہ تر اداروں میں اساتذہ کی ترقی سینئرٹی یا سیاسی اثرات کی بنیاد پر کی جاتی ہے نہ کہ کارکردگی کی بنیاد پر۔ اس سے اساتذہ میں حوصلہ شکنی پیدا ہوتی ہے اور پیشہ ورانہ بہتری کی تحریک کمزور پڑتی

ہے۔ اس مسئلے کا حل ایک ایسا نتائج پر مبنی ترقیاتی نظام (Performance-based Promotion Framework) نافذ کرنا ہے جو اساتذہ کے تعلیمی نتائج، طلبہ کی کامیابی، اور کلاس روم کی کارکردگی سے براہِ راست منسلک ہو۔

پاکستان میں نظامِ تقرری اور تعلیمی معیار کو بہتر بنانے کے لیے اصلاحی اقدامات ناگزیر ہیں۔ سب سے پہلے، ایک مرکزی ٹیسٹنگ اتھارٹی قائم کی جائے جو اساتذہ کی تقرری کے لیے معیاری ٹیسٹ تیار کرے۔ اس ماڈل کو نیشنل ٹیسٹنگ سروس (NTS) یا ایف پی ایس سی (Federal Public Service Commission) کی طرز پر منظم کیا جاسکتا ہے تاکہ سیاسی اثرات کو کم سے کم کیا جاسکے۔ دوسرے مرحلے میں، انٹرویو اور تربیتی مراحل کو لازمی قرار دیا جائے تاکہ امیدواروں کی تعلیمی صلاحیت، تدریسی مہارت، اور اخلاقی معیار کو پرکھا جاسکے (Haider, 2024) ۔ مزید یہ کہ، جدید تربیتی اداروں کا قیام وقت کی ضرورت ہے۔ ٹیچرز ٹریننگ اکیڈمیز (TTAs) کو صوبائی اور وفاقی سطح پر از سرِ نو فعال کیا جائے۔ یہ ادارے اساتذہ کو ڈیجیٹل لرننگ، تدریسی تکنیک، نصاب فہم، اور اخلاقی تربیت فراہم کریں تاکہ وہ عالمی معیار کے مطابق تدریس کر سکیں۔ جدید ٹیکنالوجی جیسے Learning Management Systems (LMS) اور Artificial Intelligence-based Assessment Tools کو بھی تدریسی عمل میں شامل کیا جانا چاہیے تاکہ تعلیمی کارکردگی کی درست پیمائش ممکن ہو سکے (UNICEF, 2024) ۔

ڈیجیٹل عہد میں، نظامِ تقرری میں ٹیکنالوجی کا کردار بنیادی حیثیت اختیار کر چکا ہے۔ آن لائن ایپلیکیشن پورٹلز، خودکار شارٹ لسٹنگ سسٹمز، اور ڈیجیٹل ویریفیکیشن پروسیس نہ صرف شفافیت کو فروغ دیتے ہیں بلکہ بھرتی کے عمل کو تیز، آسان، اور مؤثر بناتے ہیں۔ ایچ آر انفارمیشن سسٹمز (HRIS) اور بلاک چین ٹیکنالوجی کے استعمال سے ڈیٹا میں جعلسازی کے امکانات کم کیے جاسکتے ہیں (Farooq & Malik, 2024) ۔ پاکستان میں کچھ صوبوں نے اس سمت مثبت قدم اٹھایا ہے۔ مثلاً، پنجاب پبلک سروس کمیشن (PPSC) نے آن لائن ٹیسٹنگ سسٹم متعارف کرایا ہے جو امیدواروں کو بروقت نتائج فراہم کرتا ہے۔ اگر وفاقی سطح پر بھی اسی ماڈل کو اپنایا جائے تو اس سے پورے نظام میں شفافیت اور اعتماد بحال ہو سکتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ، ڈیجیٹل احتسابی نظام متعارف کرانے کی بھی ضرورت ہے تاکہ ہر امیدوار کے میرٹ پوائنٹس، ٹیسٹ اسکور، اور انٹرویو کارکردگی کو عوامی سطح پر شائع کیا جاسکے۔

آخر میں، یہ بات واضح ہے کہ تعلیم کے معیار اور نظامِ تقرری کے درمیان گہرا تعلق ہے۔ اگر نظامِ تقرری شفاف، میرٹ پر مبنی، اور جدید ٹیکنالوجی سے مربوط ہو تو اس کے نتیجے میں نہ صرف تدریسی معیار بلند ہو گا بلکہ تعلیمی اداروں پر عوامی اعتماد بھی بحال ہو گا۔ اصلاحات کا محور صرف پالیسی سازی تک محدود نہیں ہونا چاہیے بلکہ ان پر موثر عمل درآمد، نگرانی، اور نتائج کی جانچ کو بھی لازمی قرار دینا چاہیے۔ پاکستان کو ایک ایسا تعلیمی ماڈل درکار ہے جو مالی و انتظامی پائیداری، شفافیت، اور کارکردگی کی بنیاد پر مستقبل کی نسلوں کو اعلیٰ تعلیم فراہم کر سکے۔ اگر حکومت، تعلیمی ادارے، اساتذہ، اور معاشرہ اجتماعی طور پر اپنی ذمہ داریوں کو پہچانیں تو ایک مضبوط، ترقی یافتہ، اور منصفانہ تعلیمی نظام کی تشکیل ممکن ہے۔ یہی نظام قوم کے فکری، سائنسی، اور اخلاقی ارتقاء کی بنیاد بن سکتا ہے۔

نتیجہ (Conclusion)

پاکستان کا تعلیمی نظام ایک ایسا ستون ہے جو قومی ترقی، سماجی انصاف اور اقتصادی استحکام کی بنیاد فراہم کرتا ہے، مگر بدقسمتی سے دہائیوں سے یہ نظام متعدد انتظامی، مالیاتی، اور پالیسی سطح کے بحرانوں سے دوچار ہے۔ وفاقی گورنمنٹ اسکول، جو ملک کے سرکاری تعلیمی ڈھانچے میں کلیدی کردار ادا کرتے ہیں، اپنی اہمیت کے باوجود طویل عرصے سے اصلاحات کے منتظر ہیں۔ ان اداروں کا بنیادی مقصد معیاری، قابلِ رسائی، اور غیر امتیازی تعلیم کی فراہمی

تھا، لیکن وسائل کی کمی، میرٹ کے فقدان، اور سیاسی مداخلت نے اس مقصد کو کمزور کر دیا ہے۔ اساتذہ کی تقرری کا غیر شفاف نظام، تربیت کی کمی، اور کارکردگی پر مبنی ترقیاتی ڈھانچے کی غیر موجودگی نے تعلیمی معیار کو متاثر کیا ہے۔ نتیجتاً نہ صرف تدریسی معیار میں کمی آئی بلکہ طلبہ کی تخلیقی اور علمی صلاحیتیں بھی دب گئی ہیں۔ اگر حکومت تعلیم کو واقعی قومی ترجیحات میں سرفہرست رکھے، تو اس نظام کو از سرِ نو مستحکم کیا جا سکتا ہے۔

نظامِ تقرری کے حوالے سے شفافیت اور میرٹ کا نفاذ ایک ناگزیر ضرورت ہے۔ جب اساتذہ کی بھرتی سیاسی بنیادوں پر ہو یا سفارش کے تحت ہو تو تعلیم کی روح متاثر ہوتی ہے۔ ایک ایسا استاد جو اپنی محنت، قابلیت، اور پیشہ ورانہ مہارت کے بل پر منتخب ہو، نہ صرف ادارے بلکہ معاشرے کے لیے ایک مثبت تبدیلی کا ذریعہ بنتا ہے۔ اس کے برعکس، غیر شفاف تقرریاں نظام پر عوامی اعتماد کو کمزور کرتی ہیں اور تعلیمی کارکردگی کو گرا دیتی ہیں۔ حکومت کو چاہیے کہ وہ ٹیسٹنگ، انٹرویو، اور تربیتی مراحل پر مشتمل ایک جامع، ڈیجیٹل اور شفاف نظام نافذ کرے، جس میں ہر مرحلہ واضح، قابلِ جانچ، اور معروضی پیمانوں پر مبنی ہو۔ آن لائن تقرری نظام اور کارکردگی کی نگرانی کے خودکار سسٹمز کے ذریعے نہ صرف جانبداری اور بدعنوانی کا خاتمہ ممکن ہے بلکہ اس سے اساتذہ میں محنت اور دیانتداری کا جذبہ بھی پروان چڑھتا ہے۔ اساتذہ کے کردار کو قومی ذمہ داری کے تناظر میں دیکھنا بھی وقت کی اہم ضرورت ہے۔ ایک استاد محض نصاب پڑھانے والا فرد نہیں بلکہ وہ نسلِ نو کی فکری اور اخلاقی تعمیر کا معمار ہوتا ہے۔ اگر تقرری کے دوران معیار اور اہلیت کو ترجیح دی جائے، تو یہی اساتذہ تعلیمی نظام کی اصلاح اور قومی ترقی کے ضامن بن سکتے ہیں۔ ان کے لیے مسلسل تربیت، جدید تدریسی تکنیکوں کی فراہمی، اور پیشہ ورانہ ترقی کے مواقع پیدا کرنا ریاست کی بنیادی ذمہ داری ہے۔ اسی طرح، والدین اور معاشرہ بھی اس عمل سے الگ نہیں رہ سکتے۔ جب والدین اسکولوں کے ساتھ تعاون کرتے ہیں، تعلیمی عمل میں دلچسپی لیتے ہیں، اور اساتذہ کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں، تو طلبہ میں نظم و ضبط اور علم دوستی کا رجحان بڑھتا ہے۔ میڈیا اور سول سوسائٹی کو بھی تعلیم کے فروغ، احتساب، اور آگاہی کے لیے مثبت کردار ادا کرنا ہوگا تاکہ قوم میں تعلیمی بیداری کی ایک مضبوط لہر پیدا ہو۔

آخر میں، اصلاحات کے تسلسل اور پائیداری پر زور دینا ناگزیر ہے۔ پاکستان میں اکثر تعلیمی پالیسیاں حکومتوں کی تبدیلی کے ساتھ تبدیل ہو جاتی ہیں، جس سے تسلسل کا فقدان پیدا ہوتا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ایک ایسی قومی تعلیمی پالیسی تشکیل دی جائے جو ہر سیاسی جماعت کے منشور سے بالاتر ہو اور جس کی بنیاد قومی اتفاقِ رائے پر رکھی جائے۔ تعلیمی بجٹ میں خاطر خواہ اضافہ، اسکولوں میں بنیادی سہولیات کی فراہمی، اور اساتذہ کی تربیت کے لیے جدید اداروں کا قیام مستقبل کے تعلیمی منظرنامے کو مستحکم بنا سکتا ہے۔ اگر یہ اقدامات بروقت اور سنجیدگی سے کیے جائیں تو وفاقی گورنمنٹ اسکول نہ صرف اپنی کھوئی ہوئی ساکھ بحال کر سکتے ہیں بلکہ پاکستان کو علمی، سماجی اور اقتصادی لحاظ سے ترقی یافتہ ممالک کی صف میں لا سکتے ہیں۔ ایک ایسا مضبوط، شفاف، اور جدید تعلیمی نظام جس میں میرٹ، احتساب، اور پیشہ ورانہ دیانت کو مرکزی حیثیت حاصل ہو، وہی قوم کو حقیقی معنوں میں علم و ترقی کی راہ پر گامزن کر سکتا ہے۔ یہی وہ منزل ہے جہاں سے پاکستان کا روشن، مستحکم، اور باوقار مستقبل آغاز پاتا ہے۔

References

Ahmed, R., & Khan, S. (2023). *Education budget and policy implementation challenges in Pakistan. Islamabad Policy Review,* 12(3), 45–58.

Blue Veins. (2025, September 12). *Briefing on role of media in monitoring education budget 2025–26 implementation. UrduPoint / Pakistan Point News.*

Business Recorder. (2024, June 11). *First foundational learning policy launched: School kids under federal territories to acquire skills by 2030. Business Recorder.*

Business Recorder. (2025, February 21). *Need for reforming teacher recruitment processes highlighted. Business Recorder.*

CPDI (Centre for Peace and Development Initiatives). (2024). *Briefing paper: Education budget allocation in Pakistan. cpdi-pakistan.org.*
Dawn. (2025, May 29). *Merit compromised. Dawn.*
Farooq, M., & Malik, T. (2024). *Digital transformation and recruitment systems in the public sector: A case of Pakistan. Journal of Educational Reforms,* 9(2), 77–90.
Global Partnership for Education. (2024). *Smart solutions to improve Pakistan's education. Global Partnership for Education Blog.*
Government of Pakistan. (2023). *National education policy 2023. Ministry of Federal Education and Professional Training.*
Haider, N. (2024). *Teacher recruitment and professional standards in Pakistan: Policy gaps and solutions. South Asian Education Review,* 18(1), 21–36.
Imran, M. (2008). *A comparative study of quality of education in public and private secondary schools of Punjab* (Doctoral dissertation, Arid Agriculture University, Rawalpindi, Pakistan).
Iqbal, Z., & Lodhi, M. (2023). *Monitoring and evaluation mechanisms in public schools of Pakistan. Educational Governance Journal,* 6(4), 102–118.
Islamabad51. (2024, April 22). *Govt schools in Islamabad grapple with ninth-class book shortages. Islamabad51.*
Jabeen, N. (2004). *Public administration education in Pakistan: Issues, challenges and opportunities. Frontiers of Public Administration,* 163.
Lateef, A., Yousaf, S., Noor, K., Parveen, A., & Zahira, S. U. (2024). *The future of education: Trends to watch in the next decade in Pakistan. Journal of Social Signs Review,* 2(6), 54–73.
Mahmood, A. (2012). *Role of education in human development: A study of South Asian countries. Business Review,* 7(2), 130–142.
Mahmood, E., Akhtar, M. M. S., & Butt, I. H. (2015). *A critical review of the evolution of higher education in Pakistan. Journal of Educational Research,* 18(2).
Migration Letters. (2024). *Systematic barriers to effective school monitoring in Pakistan: The perspective of assistant education officers (AEOs). Migration Letters,* 21(S10), 1379–1390.
Naz, T., & Arshad, M. (2024). *Evaluation of academic performance: An analytical study of government-owned schools in Islamabad. Annals of Human and Social Sciences.*
Pakistan Today. (2025, May 13). *KP vows to raise education budget as province battles textbook crisis, high dropout rates. Pakistan Today.*
ProPakistani. (2025, May 21). *10,000 schools in KP lack basic facilities. ProPakistani.*
Rashid, F. (2022). *Meritocracy and political influence in teacher recruitment: A study of South Asian education systems. Asian Social Science Quarterly,* 15(2), 33–50.
The Express Tribune. (2024). *Merit-based hiring: HEC working group recommends transparency, accountability. The Express Tribune.*
The News. (2024, November 12). *Govt executes project to modernise federal govt's educational institutions. The News International.*
The News. (2025, May 24). *CSOs laud oversight role of Standing Committee on Education for action. The News International.*
The News. (2025). *Underfinanced and overly challenged. The News International.*
The Tribune Pakistan. (2024, October 27). *Lack of transparency alleged in school outsourcing. The Express Tribune.*
The Tribune Pakistan. (2025, January 18). *100 federal schools solarised by government. The Express Tribune.*
The Tribune Pakistan. (2025, May 16). *Budget hike to address school deficiencies. The Express Tribune.*
The Tribune Pakistan. (2025, June 13). *Govt moves to fix teacher shortage. The Express Tribune.*

UNESCO. (2024). *Education finance outlook: South Asia 2024. United Nations Educational, Scientific and Cultural Organization.*
UNICEF. (2024). *Digital education and teacher training initiatives in Pakistan. United Nations International Children's Emergency Fund.*
UrduPoint. (2024, December 5). *NA education body for prompt recruitment of Chairman FBISE on merit. UrduPoint.*